معراج النبی ﷺ کی ایک حکمت!

انجینئر مختار فاروقی
مدیر ماہنامہ حکمتِ بالغہ، جھنگ

(پیغمبر ﷺ ہر چہ گفت، دیدہ گفت)

● سماعت و بصارت کی صلاحیتیں عطائے خداوندی ہیں اور انسانی بصیرت اور اذعان کے فروغ کے لیے بے حد اہم سماعت کا آلہ کان ہے اور بصارت آنکھ کا وظیفہ ہے اور سمع و بصر کی صلاحیتیں کارِ دنیا کی انجام دہی میں ہر سطح پر بہت اہمیت کی حامل ہیں۔

● یہ بات بھی انسانی تجربہ سے سامنے آتی ہے کہ اگرچہ سماعت (یعنی کسی واقعہ اور حقیقت کے بارے میں سن لینا) بھی نہ سننے سے بہتر ہے، مگر سننے سے جس درجے کا یقین پیدا ہوتا ہے وہ کسی واقعہ اور حقیقت کو دیکھنے جیسے یقین واطمینان کا حامل نہیں ہوتا، اسی لیے فارسی زبان کی یہ کہاوت حکمت کا ایک موتی ہے کہ ''شنیدہ کے بود مانند دیدہ؟'' یعنی ''سنی ہوئی بات آنکھ سے دیکھی ہوئی بات کے کیسے برابر ہوسکتی ہے؟''

● اسی وجہ سے باصلاحیت انسان دور دراز کے سفر کر کے علاقوں، تہذیبوں، قبیلوں، زبانوں اور زمینی حقیقتوں کے بارے میں خود مشاہدہ کر کے معلومات جمع کرتے ہیں۔ اسی جذبے کے تحت یہ بات بھی آئے گی کہ کسی بڑی نامور شخصیت کی مختلف واسطوں سے سنی ہوئی بات کی بجائے مذکورہ بات خود اس سے کسی نے سنی ہو یا کسی بات کے کہنے والے اور سننے والے کے درمیان جتنے واسطے (راوی) کم ہوں گے اتنی ہی وہ بات ثقہ ہوگی۔

● علم کی تلاش اور حقیقت کی جستجو میں مگن طلبہ اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ہوں یا دینی مدارس اور جامعات میں تحصیلِ علم میں مشغول ہوں، سب کے لیے یہ بات نہایت اہم ہو جاتی ہے کہ سینئر اساتذہ جو پڑھا رہے ہیں وہ انہوں نے کہاں سے سیکھا ہے؟ اور کس کتاب کے مصنف سے

● قرآن مجید کے بھیجنے والے خود خالقِ کائنات نے آپ ﷺ کو اعلیٰ ترین انسانی سطح پر ممکنہ ملاقات کا اعزاز بخشا، جسے ہمارے بعض اکابرین دیدارِ خداوندی کہہ دیتے ہیں اور بعض اسی کیفیت کو دیدار قرار نہیں دیتے (واللہ اعلم)۔ کلامِ خداوندی اور وحیِ خداوندی کا مہبط ہونے اور آخری کلام کا وصول کنندہ (RECIPIENT) ہونے کے شرف پر اضافی طور پر ''خاص کیفیت'' کے ساتھ ملاقات (جسے عام انسانی محسوسات کسی درجے میں تصور نہیں کرسکتے) سے بہرہ یاب فرمادیا، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ. آپ ﷺ کی اس ملاقات کا معاملہ یقیناً جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی کیفیات کے مقابلے میں ''عکوس فی المرایا'' اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اظہارِ شوقِ دیدارِ الٰہی کے جواب کے تابع ہی ہیں، اس فرق کے ساتھ کہ ان تجلیات کی وجہ سے آپ ﷺ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی کیفیات سامنے نہیں آئیں)۔

● مزید برآں آپ ﷺ کی نبوت و رسالت چونکہ تا قیامت ہے، لہٰذا مستقبل کے حالات اور وقت کے ساتھ ساتھ سائنسی انکشافات اور انسانی علوم کی فراوانی کے نتیجے میں (جیسے آج ہے) جو نئے نئے فتنے جنم لیں گے، تباہ کن ہتھیار بنیں گے، علوم کی ترقی سے مصنوعی موسم، مصنوعی وائرس، مصنوعی جراثیم اور مصنوعی بیماریاں، مصنوعی بارشیں، مصنوعی خشک سالی، مصنوعی خوراک، مصنوعی اور فرضی جنگیں، اسلحے کی تیاری اور فروخت کا مقابلہ، سودی کاروبار کی لعنت، بے حیائی، بے لباسی، عریانیت، شراب، منشیات جیسے انسان دشمن فتنے سر اُٹھائیں گے، اللہ کے رسول ﷺ نے ان فتنوں سے آگاہی بھی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کو قیامت تک اور جنت کے داخلے اور جنت کے حالات بھی مشاہدہ کرائے گئے، تاکہ آپ ﷺ ''پیغمبر ہرچہ گوید دیدہ گوید'' کے مصداق' تن ورتی، آپ بیتی اور آنکھوں دیکھی ان کیفیات کو زبان پر لائیں اور یقین سے لوگوں کو دعوت دیں۔

● اسی خلائی سفر کے آغاز میں زمین سے بلند ہوکر جلد ہی آپ ﷺ نے جو منظر دیکھا اور زمین کا ایک دور سے نظارہ فرمایا، اس کا آپ ﷺ نے اس روح افزا انداز میں تذکرہ فرمایا ہے:

''اِنَّ اللهَ زَوٰی لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا، وَ اِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا . '' (مسلم، عن ثوبانؓ)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا، چنانچہ میں نے اس کے تمام مشارق ومغارب دیکھے اور یقیناً میری اُمت کا اقتدار وہاں تک پہنچے گا جہاں تک زمین کو میرے لیے لپیٹا گیا۔''

یہ فرمان اُن خوش خبریوں میں سے ایک ہے جس میں آپ ﷺ نے قربِ قیامت میں اسلام کے عالمی غلبے اور نظامِ خلافت کے قیام کی خبر دی ہے۔